



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری والدہ فوت ہو گئی ہیں اور ان کے میرے پاس مبلغ چودہ ہزار ریال ہیں جو میں نے ان سے بطور قرض لئے تھے، رہنمائی فرمائیں کہ میں اس رقم کو وارثوں میں کس طرح تقسیم کروں جبکہ وارثوں میں تین لڑکے اور ایک لڑکی ہے اور والد صاحب بھی زندہ ہیں، کیا میں وارثوں کے علم اور ان کے رضامندی کے بغیر اس مال میں سے والدہ کی طرف سے صدقہ بھی کر سکتا ہوں یا نہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

آپ پر یہ واجب ہے کہ رقم وارثوں کو دے دیں، آپ خود بھی وارثوں میں شامل ہیں، ترکہ کی تقسیم اس طرح ہوگی کہ آپ کے والد کو اس مال کا چوتھا حصہ یعنی تین ہزار پانچ سو ریال ملیں گے اور باقی رقم تین لڑکوں اور ایک لڑکی میں اس طرح تقسیم ہوگی کہ لڑکی کو مبلغ پندرہ سو ریال اور لڑکے کو مبلغ تین ہزار ریال ملیں گے۔ آپ وارثوں کی رضامندی کے بغیر صدقہ نہیں کر سکتے ہیں البتہ اگر آپ کی والدہ نے اگر آپ کی والدہ نے وصیت کی ہو اور اس وصیت کے دو عادل گواہ موجود ہیں اور وصیت کل ترکہ کی ایک تہائی کے برابر یا اس سے کم ہو تو پھر وصیت پر عمل کے پیش نظر آپ صدقہ کر سکتے ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 3 ص 66

محدث فتویٰ